

خدمت میں خواتین

Women in Ministry

یہ عام فہم بات ہے کہ عورتیں خداوند یسوع مسیح کی کلیسیاء میں آدھے سے زیادہ کام کرتی ہیں۔ تاہم ضرورت اس بات کو سمجھنے کی ہے کہ یسوع نے بدن یعنی کلیسیاء میں خواتین کو کیا کرنے کا حکم دیا ہے؟ بہت ساری کلیسیاؤں میں اور منسٹریوں (خدمتوں) میں عورتوں کا کام قابل تعریف ہے جیسا کہ منسٹری (خدمت) کے کاموں کی زیادہ تر ذمہ داری ان پر ہوتی ہے۔ پھر بھی تمام لوگ منسٹری اور کلیسیاء میں خواتین کی شمولیت سے اتفاق نہیں کرتے۔ عورتوں کو کلیسیاء میں اکثر ایسے کاموں کو کرنے سے روکا جاتا ہے۔ جو کلیسیاء میں بولنے یا راہنمائی کرنے کے متعلق ہوں۔ بعض کلیسیائیں عورتوں کی خادمانہ حیثیت کو قبول کرتی ہیں۔ لیکن بہت ساری اس سے اتفاق نہیں کرتیں کچھ کلیسیائیں عورتوں کو لوگوں کو تعلیم دینے کی اجازت دیتی ہیں جبکہ بعض کلیسیائیں ان کو ایسا کرنے سے روکتی ہیں۔ بعض کلیسیائیں عورتوں کو گرجہ میں عبادت کے دوران بولنے کی اجازت نہیں دیتیں۔

کلیسیاء میں خواتین کے کردار کے بارے مختلف رائے (۱۔ کرنٹھیوں ۱۴:۳۴-۳۵) اور (۱۔ تیمتھس ۲:۱۱-۱۲؛ ۳:۷) پولوس رسول کے الفاظ کی تشریح کرنے کے انداز سے پیدا ہوتی ہیں۔ ہماری مطالعہ کا زیادہ تر دوران آیات پر ہوگا۔ خاص طور پر اس باب کے آخر پر۔

ابتداء سے

From the Begning

آئیں ہم اس بات پر غور کریں کہ کتاب مقدس کے پہلے صفحے پر عورت کے بارے کیا کہا گیا ہے عورت آدمی کی طرح خدا کی شبیہ پر خلق کی گئی ہے۔

”اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ خدا کی صورت پر اس کو پیدا کیا۔ اور نارمی ان کو پیدا کیا۔“ (پیداؤش ۱:۲۷)

ہم جانتے ہیں کہ خدا نے آدم کو حوا سے پہلے پیدا کیا اور یہ پولوس رسول کے مطابق خدا کے نزدیک عمدہ اور پسندیدہ ہے۔ (۱۔ تیمتھس ۲:۳۰)

جیسا کہ پولوس رسول نے تخلیق کے عمل کی وضاحت کی، ہم بعد میں اس عمل کی عمدگی اور پسندیدگی پر غور کریں گے۔ لیکن اب یہ کہنا مناسب نہیں ہوگا کہ یہ عمل مرد کی عورت پر سبقت کو ثابت نہیں کرتا، ہم جانتے ہیں کہ خدا نے انسان کو پیدا کرنے سے پہلے حیوانات کو پیدا کیا۔ (پیداؤش ۱:۲۴-۲۸) اور کوئی بھی اس بات پر رائے نہیں دیتا کہ حیوانات انسانوں سے بڑھ کر ہیں۔ خدا

نے عورت کو اس کے خاوند کے لیے مددگار کے طور پر پیدا کیا (پیدائش: ۲: ۱۸) یہ چیز پھر اس کی کمتری کو ثابت نہیں کرتی بلکہ شادی کے پاک بندھن میں اس کے کردار کو ظاہر کرتی ہے۔

خدا نے پاک روح کو ہمیں مددگار کے طور پر دیا لیکن یقینی طور پر روح القدس ہم سے کمتر حیثیت نہیں رکھتا ہے۔ بلکہ روح القدس ہم سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ اور یہ کہا جاسکتا ہے کہ خدا نے مرد کے لیے عورت کو مددگار کے طور پر پیدا کیا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ مرد کو ایک مددگار کی راہنمائی کی ضرورت ہے۔ ”خدا نے کہا کہ آدم کا اکیلے رہنا اچھا نہیں“۔ (پیدائش: ۲: ۱۸) یہ حقیقت تاریخ میں ان گنت بار ثابت ہو چکی ہے۔ جب عورتوں نے مردوں کی مدد کی حالانکہ وہ ان کی بیویاں نہ تھیں۔ اور آخر میں ہم پیدائش کی کتاب کے پہلے صفحہ پر دیکھتے ہیں کہ عورت مرد کے گوشت سے بنائی گئی۔

عورت کو مرد سے لیا گیا یہ بات اس حقیقت کی نشان دہی کرتی ہے کہ مرد عورت کے بغیر کوئی چیز کھور ہا تھا اور وہ دونوں حقیقت میں ایک ہیں۔ تخلیق میں سے ہر ایک چیز اس خیال یا سوچ کے خلاف ہے کہ ایک جنس دوسرے سے اعلیٰ یا ایک کو دوسرے پر غلبہ حاصل ہے۔ اور چونکہ خدا نے عورت کے لیے شادی اور بشارت تنظیم میں کرنے کے لیے مختلف کام تیار کئے۔ ان کا مسج میں مردوں کے ساتھ ان کی برابری کا کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ مسج میں ”نہ تو کوئی مرد ہے اور نہ کوئی عورت“۔ (گلٹیوں ۳: ۲۸)

پرانے عہد نامہ میں خواتین خدمت میں

Women in the Ministry Old Testament

اس کو بنیاد بناتے ہوئے آئیں ہم پرانے عہد نامہ میں سے چند ایسی عورتوں کی خدمت پر غور کرتے ہیں۔ جنہیں خدا نے اپنے الہی مقاصد کو پورا کرنے کے لیے استعمال کیا۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ خدا نے پرانے عہد نامہ کے دنوں میں آدمیوں کو بنیادی طور پر پیشہ ورانہ خدمت کے لیے بلایا جیسا کہ اس نے نئے عہد نامے کے زمانہ میں کیا۔

جیسا کہ موسیٰ، ہارون، ییشوع، یوسف، سموئیل، اور داؤد کی کہانیاں پرانے عہد نامہ سے بھری پڑی ہیں۔ بہت سی عورتیں اس بات کو ثابت کرنے کے لیے اُنھیں کہ خدا کسی کو بھی اپنی خواہش کے مطابق استعمال کر سکتا ہے۔ اور خدا نے عورتوں کو ہر اس کام کو کرنے کے لیے مکمل طور پر تیار کیا جس کے لیے اُس نے انہیں بلایا۔ اس سے پہلے کہ ہم ان خاص عورتوں کا ذکر کریں ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہیے پرانا عہد نامہ میں ہر مرد خدا عورت سے پیدا ہوا۔ اگر یو کب نامی عورت نہ ہوتی تو موسیٰ پیدانہ ہوتا۔ (خروج: ۶: ۲۰)

اگر ان عظیم مردوں کی مائیں نہ ہوتیں تو وہ روئے زمین پر کبھی پیدا نہ ہوتے۔ خدا نے عورت کو خداوند میں بچے جننے کی قابل تعریف خدمت دی۔ (۲۔ تیمتھیس ۱: ۵)

یو کب نہ صرف خدا کے بلائے ہوئے دوسروں کی ماں تھی یعنی موسیٰ اور ہارون کی بلکہ وہ خدا کی بلائی ہوئی ایک کی ماں بھی تھی۔ موسیٰ اور ہارون کی بہن مریم ایک نبیہ اور پرستش میں راہنمائی کرتی تھی (خروج: ۱۵: ۲۰) میکا ۶: ۴ میں خدا نے موسیٰ اور

ہارون کے ساتھ مریم کو بھی اسرائیل کا راہنما ٹھہرایا۔ ”کیونکہ میں تم کو ملک مصر سے نکال لایا اور غلامی کے گھر سے فدیہ دیکر چھڑ لایا۔ اور تمہارے آگے موسیٰ، ہارون، اور مریم کو بھیجا۔“

مریم کا اسرائیل میں قاعدانہ کردار اسے موسیٰ کی طرح نمایاں حیثیت نہیں دیتا تاہم ایک نبیہ ہونے کی حیثیت سے مریم نے خدا کے کہنے پر نبوت کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ خیال کرنا ٹھیک ہوگا کہ خدا نے نہ صرف اسے عورت کی حیثیت سے بلکہ اسرائیل کے آدمیوں کی حیثیت سے اس کے ذریعے اپنے لوگوں کو پیغام بھیجا۔

اسرائیل پر ایک قاضی عورت

(A Female Judge Over Israel)

ایک دوسری عورت دبورہ کو خدا نے اسرائیل کی راہنمائی کے لیے چنا جو اسرائیل میں قضاة کے دور میں رہتی تھی۔ وہ بھی ایک نبیہ تھی اور وہ بھی جدعون اور شمعون کی طرح اسرائیل کی قاضی تھی ”اور اسرائیل کے فرزند اس کے پاس انصاف کے لیے آتے تھے“۔ (قضاة ۴: ۵) چنانچہ وہ آدمیوں کا انصاف کرتی تھی۔ اس کو سمجھنے میں غلطی نہیں کرنی چاہئے کہ ایک عورت آدمیوں کو بتاتی تھی کہ انہیں کیا کرنا چاہئے کیونکہ خدا نے اس کو ایسا کرنے کے لیے مسح کیا تھا۔

ان عورتوں کی طرح جنہیں خدا نے راہنمائی کرنے کے لیے بلایا تھا۔ دبورہ کو بھی ایک ایسے آدمی کا سامنا کرنا پڑا جس کے لیے عورت کے ذریعے خدا کے کلام کو قبول کرنا مشکل تھا۔ اس کا نام برتق تھا۔ چونکہ اس نے دبورہ کی ہدایات پر کعتانیوں کے سپہ سالار (جنزل) سیمرا کے خلاف جنگ کرنے سے انکار کیا تو اس نے اسے خبردار کیا کہ سیمرا کو مارنے کا سہرا ایک عورت کے سر ہوگا وہ صحیح کہہ رہی تھی اور ایسا ہی ہوا کہ ایک عورت جس کا نام یاعیل تھا اس نے ڈیرے کی ایک میخ اور میچ کو ہاتھ میں لیا اور دبے پاؤں سیمرا کے پاس گئی اور میخ اس کی کنپٹیوں پر رکھ کر ایسی ٹھونکی کہ وہ پار ہو کر زمین میں جا گھسی۔ کیونکہ وہ گہری نیند میں تھا اس لیے یہوش ہو کر مر گیا۔ اسی دن دبورہ اور برتق نے ایک گیت گایا اس گیت کے کچھ مصرعے دبورہ اور یاعیل کی تعریف سے بھرے ہوئے تھے (قضاة ۵ باب) اور اسی طرح آخر کار برتق عورت کی خدمت پر ایمان لایا۔

تیسری نبیہ

A Third Prophetess

پرانے عہد نامہ میں ہمیں تیسری نبیہ خلدہ کا ذکر ملتا ہے۔ خدا نے اس کو استعمال کیا کہ وہ ایک آدمی کو الہامی ہدایات دے کہ وہ یہودہ کے بادشاہ یوسیاہ کو بتائے (۲ سلطین ۲۲)

ایک بار پھر ہم ایک ایسی مثال دیکھتے ہیں کہ خدا نے ایک شخص کو ہدایات دینے کے لیے ایک عورت کو استعمال کیا۔ خدا نے خلدہ کو اس قسم کی خدمت کے لیے باقاعدگی سے استعمال کیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو یوسیاہ کبھی بھی اس پر ایمان نہ لاتا جو اس نے اس سے

کہا تھا۔ خدا نے خلدہ، دیورہ اور مرتیم کونبیہ کے طور پر کیوں بلایا؟ کیا وہ ان کی بجائے آدمیوں کو نہیں بلا سکتا تھا؟ یقیناً خدا آدمیوں کو ان کاموں کو کرنے کے لیے بلا سکتا تھا جو ان تین عورتوں نے کئے۔ لیکن اُس نے ایسا نہ کیا۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ اُس نے ایسا کیوں کیا۔ اگرچہ خدا نے عام طور پر پرانے عہد نامہ میں اپنے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے آدمیوں کو اور بعض دفعہ اُس نے عورتوں کو بھی چنا۔ اس بات پر غور کریں کہ پرانے عہد نامہ میں ہمیں عورتوں کی خدمت کی جو تین مثالیں ملتی ہیں وہ تینوں عورتیں نبیہ تھیں۔ پرانے عہد نامہ میں ہمیں کچھ خدمتیں ایسی بھی ملتی ہے جن کے لیے عورتوں کو نہیں بلایا گیا تھا مثال کے طور پر کسی بھی عورت کو کاہن بننے کے لیے نہیں بلایا گیا تھا۔ اس طرح خدا نے چند خدمتوں کو خاص طور پر آدمیوں کے لیے رکھا۔

نئے عہد نامہ میں خواتین کی خدمت میں

A Women in the Ministry in the New Testament

نئے عہد نامہ میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ خدا نے ایک عورت کو نبیہ ہونے کے لیے بلایا۔ جب یسوع مسیح ابھی صرف چند دنوں کا تھا تو حنا نے اسے پہچانا اور اُس کے میجا ہونے کی منادی کی۔ ’اور آشر کے قبیلہ میں سے حنا نام فنوایل کی بیٹی ایک نبیہ تھی وہ بہت عمر رسیدہ تھی اور اُس نے اپنے کنوارا پن کے بعد سات برس ایک شوہر کے ساتھ گزارے تھے۔ وہ چوراسی برس سے بیوہ تھی اور ہیکل سے جدانہ ہوتی تھی بلکہ رات دن روزوں اور دعاؤں کے ساتھ عبادت کیا کرتی تھی۔ اور وہ اسی گھڑی وہاں آ کر خدا کا شکر کرنے لگی اور اُن سب سے جو یروشلیم کے چھٹکارے کے منتظر تھے اسکی بابت باتیں کرنے لگی۔‘ (لوقا ۲: ۳۶-۳۸) غور کریں حنا ان سب سے جو یروشلیم کے چھٹکارے کے منتظر تھے یسوع مسیح کی بابت باتیں کرنے لگی۔ اس لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ حنا نے آدمیوں کو یسوع مسیح کے بارے میں تعلیم دی۔ نئے عہد نامہ میں اور بہت سی دوسری عورتوں کو نبوت کرنے کے لیے چنا گیا۔ اور اُس گروپ میں یسوع مسیح کی ماں مرتیم بھی شامل تھی۔ (لوقا ۱: ۴۱-۵۵)

ہر بار گرجہ میں ہونے والی عبادت کے دوران مرتیم کے نبوتی الفاظ پڑھے جاتے ہیں۔ اس لیے یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک عورت کلیسیا کو تعلیم دے رہی ہے۔ یوآیل نبی نے نبوت کی کہ جب خدا کا روح نازل ہوگا تو اسرائیل کے بیٹے اور بیٹیاں نبوت کریں گی۔ (یوآیل ۲: ۲۸)

پطرس نے یوآیل نبی کی نبوت کی تصدیق کی کہ نبوت یقینی طور پر عہد عتیق کے لیے تقدیر الہی ہے۔ (اعمال ۲: ۱۷)۔
اعمال ۲: ۱۸-۹ میں ہم دیکھتے ہیں کہ مبشر فلپس کی چار کنواری بیٹیاں تھیں جو نبوت کرتی تھیں۔ پولوس نے انہیں انہوں میں گرجہ میں دعایا نبوت کرنے والی عورت کے بارے لکھا اس عبارت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ وہاں آدمی موجود تھے۔

کتاب مقدس میں سے وہ تمام مثالیں جس میں خدا نے عورتوں کو نبیہ کے طور پر استعمال کیا اور انہوں نے نبوتیں کیں۔ ہمارے پاس کوئی شہوں دلیل نہیں کہ ہم اس خیال کو رد کریں کہ خدا عورتوں کو ایسی خدمات کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی کوئی چیز ایسی نہیں جو ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرے کہ عورتیں خدا کے کہنے پر مردوں کے لیے نبوتیں نہیں کر سکتی ہیں۔

خواتین پاسبان کے طور پر

Women as Pastors

عورت کے لیے پاسبان کے طور پر خدمات سرانجام دینے کے بارے کیا کہا گیا ہے؟ یہ صاف ظاہر ہے کہ پاسبان، بزرگ، اور نگہبان کا عہدہ خدا نے آدمیوں کو دیا ہے۔

”یہ بات سچ ہے کہ جو شخص نگہبان کا عہدہ چاہتا ہے وہ اچھے کام کی خواہش کرتا ہے۔ پس نگہبان کو بے الزام۔ ایک بیوی کا شوہر پرہیزگار، متقی، شائستہ، مسافر پروردار اور تعلیم دینے کے لائق ہونا چاہیے“۔ (۱۔ تیمتھیس ۳: ۲-۱)

”میں نے تجھے کریتے میں اس لئے چھوڑا تھا کہ تو باقی ماندہ باتوں کو درست کرے اور میرے حکم کے مطابق شہر یہ شہر ایسے بزرگوں کو مقرر کرے جو بے الزام اور ایک ایک بیوی کے شوہر ہوں اور ان کے بچے ایماندار اور بد چلتی اور سرکشی کے الزام سے پاک ہوں“۔ (طیٹس ۱: ۵-۶)

پولوس واضح طور پر یہ نہیں کہتا کہ عورتوں کو خادمانہ عہدہ حاصل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ آج دنیا میں خاص طور پر ترقی پذیر اقوام میں موثر انداز میں خواتین پاسبان یا بزرگ یا نگہبان کی حیثیت سے کام کر رہی ہیں۔ تاہم وہ ابھی تک قوی اقلیت ہیں۔ خدا نے اپنی بادشاہی کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے کبھی کبھار عورتوں کو بلا یا یا خدا نے عورتوں کو اس وقت بلا یا جب اسے قابل یا اہل مردوں کی کی نظر آئی۔ آج مسیح کی کلیسیاء میں جو خواتین پاسبان کی خدمات سرانجام دے رہی ہیں وہ حقیقت میں دوسری خدمات کے لیے بلائی گئی ہیں جن کی بائبل مقدس ان کو کرنے کی انہیں اجازت دیتی ہے۔ جیسا کہ نبیہ ہونے کی خدمت لیکن موجودہ کلیسیائی ڈھانچے میں انہیں خادمہ کے طور پر خدمت کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

پاسبان، بزرگ، اور نگہبان کا عہدہ صرف آدمیوں کے لیے کیوں رکھا گیا ہے؟ ان عہدوں کے کاموں کو اچھی طرح سمجھ لینا ہمیں اس بات کو سمجھنے میں مدد دے سکتا ہے۔ کتاب مقدس کے مطابق پاسبان، بزرگ یا نگہبان کا عہدہ حاصل کرنے کی ایک شرط یہ ہے۔

”اپنے گھر کا بخوبی بندوبست کرتا ہو اور اپنے بچوں کو کمال سنجیدگی سے تابع رکھتا ہو، جب کوئی اپنے گھر ہی کا بندوبست کرنا نہیں جانتا تو خدا کی کلیسیاء کی خبر گیری کیونکر کرے گا؟“۔ (۱۔ تیمتھیس ۳: ۴-۵)

خواتین رسول کی حیثیت سے

Women as Apostles

ہم نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ عورت ایک نبیہ کے عہدے کی خدمات سرانجام دے سکتی ہے۔ (اگر خدا اسے بلائے تو) دوسری قسم کی خدمات کے بارے کیا کہا گیا؟ رومیوں ۱۶ باب میں پولوس کے آداب ملاقات کو پڑھنا روشن خیالی ہے۔ اس میں اس نے

جہاں بہت ساری عورتوں کی تعریف کی جنہوں نے خدا کی بادشاہی کے واسطے اپنی خدمات سرانجام دیں۔ اُس نے اُس فہرست میں ایک عورت کو رسول کے طور پر نامزد کیا۔

”میں تم سے فیچے کی جو ہماری بہن اور کٹر یہی کی کلیسیاء کی خادمہ ہے سفارش کرتا ہوں کہ تم اسے خداوند میں قبول کرو جیسا مقدّسوں کو چاہیے اور جس کام میں وہ تمہاری محتاج ہو اُس کی مدد کرو کیونکہ وہ بھی بہتوں کی مددگار رہی ہے بلکہ میری بھی“۔ (رومیوں ۱:۱۶-۲)

یہ کیا تصدیق کرتی ہے؟ ہم واضح طور پر نہیں جانتے کہ فیچے نے کس خدمت کو پورا کیا لیکن پولوس نے اسے ایک کلیسیاء کی خادمہ کہا جو کہ کٹر یہی میں تھی اور اُس نے اُسے بہتروں کی مددگار بھی کہا بلکہ اُس نے کہا کہ وہ میری بھی مددگار تھی۔ اب ہم پراسکے کے بارے پڑھیں گے۔ جس نے اپنے خاوند اکولہ کے ساتھ مل کر قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ جس کی وجہ سے تمام حلیم کلیسیاؤں نے ان کی تعریف کی۔

”پراسکے اور اکولہ سے میرا سلام کہو وہ بیسوع مسیح میں میرے بھخمدت ہیں۔ انہوں نے میری جان کے لئے اپنا سر دے رکھا تھا۔ اور صرف میں ہی نہیں بلکہ غیر قوموں کی سب کلیسیا میں بھی ان کی شکر گزار ہیں۔ اور اس کلیسیاء سے بھی سلام کہو جو ان کے گھر میں ہے۔ میرے پیارے اہنٹس سے سلام کہو جو مسیح کے لیے آسید کا پہلا پھل ہے۔ مریم سے سلام کہو جس نے تمہارے لئے محبت کی اہنٹس سے سلام کہو جس نے تمہارے واسطے بہت محنت کی۔ اندرنیکس اور یونیا سے سلام کہو وہ میرے رشتہ دار ہیں اور میرے ساتھ قید ہوئے تھے۔ اور رسولوں میں نامور ہیں اور مجھ سے پہلے مسیح میں شامل ہوئے۔

”امپلیاٹس سے سلام کہو جو خداوند میں میرا پیارا ہے۔ اربانس سے جو مسیح میں ہمارا ہم خدمت ہے اور میرے پیارے اٹکس سے سلام کہو، ایلینس سے سلام کہو جو مسیح میں مقبول ہے۔ ارستوٹس کے گھر والوں سے سلام کہو۔ میرے رشتہ دار ہیرودیون سے سلام کہو۔ نکس کے ان گھر والوں کو سلام کہو جو خداوند میں ہیں۔ تروفینہ اور تروفنوس سے سلام کہو جو خداوند میں محنت کرتی ہیں۔ پیاری پرس سے سلام کہو جس نے خداوند میں بہت محنت کی۔ روس جو خداوند میں برگزیدہ ہے اور اس کی ماں جو میری بھی ماں ہے دونوں سے سلام کہو۔ اسکرتس اور فلکون اور ہرمیس اور پتر باس اور ہرماس اور ان کے بھائیوں سے جو ان کے ساتھ ہیں سلام کہو۔ فلکس اور یولیا اور نیریوس اور اس کی بہن اور الپاس اور سب مقدّسوں سے جو ان کے ساتھ ہیں سلام کہو“۔ (رومیوں ۱۶:۸-۱۵)

خواتین استاد کی حیثیت سے

Women as Teachers

عورتوں کے استاد ہونے کے بارے کیا کہا گیا ہے۔ عہد نعتیق میں کسی بھی تعلیم دینے والی عورت کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ بائبل مقدّس میں کسی بھی آدمی کو استاد ہونے کے لیے نہیں بلایا گیا۔ پراسکے جو کہ اکولہ کی بیوی تھی وہ چھوٹے پیمانے پر لوگوں کو تعلیم

دینے کے کام میں مشغول تھی۔ مثال کے طور پر جب پراسکے اور اکولہ کو پتا چلا کہ پولوس افسس میں انجیل کی منادی کر رہا ہے۔ وہ صرف یوحنا ہی کے ہتھم سے واقف تھا ”وہ عبادت خانہ میں دیری سے بولنے لگا پراسکے اور اکولہ اس کی باتیں سن کر اسے اپنے گھر لے گئے اور اس کو خدا کی راہ اور زیادہ بہتر طور سے بتائی“۔ (اعمال ۱۸:۲۶)

کوئی بھی اس پر مباحثہ نہیں کر سکتا کہ پراسکے نے پولوس کو تعلیم دینے میں اپنے شوہر کی مدد کی۔ اس کے علاوہ پولوس نے ان دونوں یعنی پراسکے اور اکولہ کا ذکر کیا اس نے لکھا کہ ”کلیسیاء جو ان کے گھر میں ہے“

(رومیوں ۱۶:۳-۵) (۱-کرتھیوں ۱۶:۱۹) اور اُس نے ان دونوں کو مسیح میں ہم خدمت کہا۔ (رومیوں ۱۶:۳) یہاں تھوڑا سا شک پیدا ہوتا ہے۔ پراسکے اپنے خاوند کے ساتھ اس خدمت میں زیادہ سرگرم عمل تھی۔

جب یسوع مسیح نے عورتوں کو مردوں کو تعلیم دینے کا حکم دیا

When Jesus Commanded Women to Teach Men

اس سے پہلے کہ ہم پولوس رسول کے ان الفاظ پر غور کریں جن میں اس نے عورتوں کو کلیسیاء میں خاموش رہنے اور مردوں کو تعلیم دینے سے منع کیا۔ آئیں ہم ایک دوسری آیت پر غور کریں۔ جب یسوع مسیح زندہ ہوا تو ایک فرشتہ نے تین عورتوں کو حکم دیا کہ وہ یسوع مسیح کے شاگردوں کو بتائیں اور وہ مرد تھے۔ ان عورتوں کو یہ ہدایت دی گئی کہ وہ یسوع کے شاگردوں کو بتائیں کہ یسوع مسیح جی اٹھا ہے اور وہ تم سے پہلے گلیل کو جائیگا لیکن یہ ہی سب کچھ نہیں ہے۔ تھوڑی دیر بعد یسوع خود ان پر ظاہر ہوا اور ان کو ہدایت دی کہ وہ شاگردوں کو بتائیں کہ وہ گلیل کو جائیں (مقرس ۱۶:۱-۷) (متی ۲۸:۱-۱۰)

پہلے نمبر پر یہ سوچنا قابل غور ہے کہ یسوع مسیح مردوں سے پہلے عورتوں پر ظاہر ہوا۔ دوسرے نمبر پر اگر عورتوں کا مردوں کو تعلیم دینا بنیادی طور پر غلط ہے۔ تو ایک شخص کو یہ سوچنا ہوگا کہ کیا یسوع مسیح نے عورتوں کو نہیں کہا تھا کہ وہ آدمیوں کو اس کے جی اٹھنے کے بارے بتائیں۔ کوئی بھی اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ یسوع مسیح نے عورتوں کو ہدایت دی کہ وہ مردوں کو ایک نہایت اہم سچائی بتائیں اور انہیں کچھ روحانی ہدایت دیں۔

مشکل پیدا کرنے والی عبارت

The Problem Passages

اب ہم کچھ سمجھ رکھتے ہیں۔ بائبل مقدس خدمت میں عورتوں کے کردار کے بارے کیا کہتی ہے۔ اب ہم پولوس کے لکھے ہوئے اس پہرے کا بہتر طور پر ترجمہ کر سکتے ہیں جس میں رکاوٹ پائی جاتی ہے۔ آئیں ہم پہلے پولوس کے ان الفاظ پر غور کریں جن میں اس نے عورت کو کلیسیاء میں خاموش رہنے کو کہا۔

”عورتیں کلیسیاء کے مجمع میں خاموش رہیں کیونکہ انہیں بولنے کا حکم نہیں بلکہ تابع رہیں جیسا تو ریت میں بھی لکھا ہے۔ اور اگر

کچھ سیکھنا چاہیں تو گھر میں اپنے اپنے شوہر سے پوچھیں کیونکہ عورت کا کلیسیاء کے مجمع میں بولنا شرم کی بات ہے۔“

(۱-کرنٹھیوں ۱۴:۳۴-۳۵)

کچھ سوالات جن میں کئی ایک وجوہات مشترک ہیں۔ اگر یہ پولوس کی حقیقی ہدایات ہیں یا پھر ایک فقرہ یا محاورا ہے۔ جو اس نے کرنٹھیوں کو ان کے خط کے جواب میں لکھا جو انہوں نے اسے لکھا تھا۔ یہ بات واضح ہے کہ اس خط میں پولوس کرنٹھیوں کے

اس سوال کا جواب دے رہا تھا جو انہوں نے اس سے اپنے خط میں پوچھا تھا۔ (۱-کرنٹھیوں ۷:۱، ۸:۲۵، ۱۲:۱، ۱۲:۱۶، ۱۲:۱۷)

اس کے علاوہ اگلی آیت میں پولوس نے لکھا کہ کرنٹھیوں کے لیے اس کا رد عمل کیا ہو سکتا ہے۔ ”کیا خدا کا کلام تم میں سے نکلا؟ یا

صرف تم ہی تک پہنچا ہے؟“ (۱-کرنٹھیوں ۱۴:۳۶)

King James Version میں اس آیت کا ترجمہ اس انداز میں کیا گیا ہے کہ پولوس رسول کرنٹھیوں کے اس رویے پر

بڑا حیران ہے۔ ”کیا خدا کا کلام تم میں سے نکلا؟ یا صرف تم تک ہی پہنچا؟“ (۱-کرنٹھیوں ۱۴:۳۶)

دونوں صورتوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ کہ پولوس کرنٹھس کی کلیسیاء سے دو سوال کرتا ہے۔ ان دونوں سوالوں کا جواب نہیں

میں ہے۔ کیونکہ نہ تو خدا کا کلام کرنٹھیوں سے نکلا اور نہ ہی خدا کا کلام صرف ان کو دیا گیا۔ پولوس اپنے سوالوں میں ان کو اپنے

اوپر فخر کرنے سے جھڑکتا ہے۔ اگر وہ ان سوالوں پر جو ان سے پوچھے گئے تھے رد عمل کرتے تو پھر میں کہتا ”تم خود کو کیا سمجھتے

ہو؟“ اگر خدا چاہے تو وہ عورتوں کو بھی استعمال کر سکتا ہے۔ تو پھر آپ پاگل ہیں جو ان کو خاموش کرتے ہیں۔ جب ہم پولوس کے

اس خط میں کلیسیاء میں عورت کے نبوت کرنے کے طریقے پر غور کرتے ہیں تو ہمیں یہ ترجمانی قابل قبول لگتی ہے۔

(۱-کرنٹھیوں ۱۱:۵) ان کے خاموش نہ رہنے کے لیے کچھ چیزوں کی ضرورت اس کے علاوہ زیر بحث آیات سے چند آیات

بعد پولوس نے عورتوں سمیت تمام کرنٹھیوں کو نصیحت کی ”کہ نبوت کرنے کی آرزو رکھو۔“ (۱-کرنٹھیوں ۱۴:۳۹)

تو اس صورت میں وہ اپنے ہی خلاف ہے اگر وہ عورتوں کو کلیسیاء کے مجمع میں خاموش رہنے کا حکم دیتا ہے۔

(۱-کرنٹھیوں ۱۴:۳۴-۳۵)

دوسری صورتیں

Other Possibilities

فرض کریں کہ ۱-کرنٹھیوں ۱۴:۳۴-۳۵ میں پولوس نے عورت کو کلیسیاء کے مجمع میں خاموش رہنے کی جو ہدایت کی۔ اگر یہ

پولوس کے حقیقی الفاظ ہیں۔ تو پھر ہم کیسے جان سکتے ہیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے؟۔ یہ بات ہمارے لیے بڑی حیران کن ہے ایک

طرف تو پولوس نے عورت کو کلیسیاء میں مکمل طور پر خاموش رہنے کا حکم دیا جبکہ دوسری طرف وہ اسی خط میں کہتا ہے کہ وہ کلیسیاء

کے مجمع میں نبوت اور دعا کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ پولوس کلام مقدس کے ان واقعات سے مکمل طور پر واقف تھا۔ جن میں خدا

نے عورت کو استعمال کیا کہ وہ مجمع میں بولے حتیٰ کہ آدمیوں کو تعلیم دے۔ وہ ان کو کیوں مکمل طور پر خاموش کر سکتا ہے جنہیں خدا

نے اکثر بولنے کے لیے صبح کیا؟

عام فہم کی بات ہے کہ پولوس کے کہنے کا ہرگز یہ مطلب نہ تھا کہ عورتیں کلیسیاء کے مجمع میں مکمل طور پر خاموش رہیں۔ یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ ابتدائی کلیسیائیں گھروں میں جمع ہوتی اور اکٹھی کھانا کھاتی تھیں۔ کیا ہم یہ سوچ سکتے ہیں کہ عورتیں گھر میں داخل ہونے کے وقت سے لیکر جانے تک کچھ نہ کہتی تھیں یا کچھ نہ بولتیں تھیں؟ کیا وہ کھانا کھانے یا دعا کرنے کے وقت پر کچھ نہ بولتی تھیں؟ کیا وہ داخل ہونے کے وقت اپنے بچوں کو کچھ نہ کہتی تھیں۔ اس طرح کی سوچ خلاف عقل لگتی ہے۔

”کیونکہ جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہیں وہاں میں ان کے بیچ میں ہوں۔“ (متی ۱۸: ۲۰)

جب دو عورتیں یسوع صبح کے نام پر اکٹھی ہوتیں تو وہ ایک کلیسیائی مجمع کی تشکیل کرتی ہیں۔ کیا انہیں ایک دوسرے سے باتیں نہیں کرنی چاہیں؟ اگر (۱۔ کرنتھیوں ۱۴: ۳۴-۳۵) میں پولوس کی بیان کردہ ہدایات فی الحقیقت ہے۔ وہ کلیسیاؤں میں تربیت کی چھوٹی سی مشکل کو بیان کر رہا ہے۔ کچھ عورتیں سوالات پوچھنے کی تربیت کے دائرہ کار سے باہر چلی جاتی ہیں۔ پولوس کے کہنے کا یہ ہرگز مطلب نہ تھا کہ عورتیں مکمل طور پر خاموش رہیں۔ جبکہ چند آیات پہلے رسول کو عبادت میں مکمل طور پر خاموش رہنے کا حکم دیا۔ ”لیکن اگر دوسرے پاس بیٹھنے والے پر وہی اترے تو پہلا خاموش ہو جائے۔“ (۱۔ کرنتھیوں ۱۴: ۳۰)

اس صورت میں لفظ ”خاموش رہنے“ کا مطلب ہے عارضی طور پر بولنے سے پرہیز کرنا۔ پولوس نے غیر زبانوں میں بات کرنے والوں کو ہدایت کی کہ وہ مجمع میں خاموش رہیں اگر کوئی مجمع میں ترجمہ کرنے والا کوئی نہیں۔

”اور اگر کوئی ترجمہ کرنے والا نہ ہو تو بیگانہ زبان بولنے والا کلیسیاء میں چپکا رہے اور اپنے دل سے اور خدا سے باتیں کرے۔“

(۱۔ کرنتھیوں ۱۴: ۲۸)

کیا پولوس لوگوں کو کلیسیاء میں خاموش رہنے کی ہدایت کر رہا تھا؟ نہیں وہ صرف انہیں بیگانہ زبان میں باتیں کرنے سے منع کر رہا تھا۔ اور وہ بھی اس صورت میں کہ اگر کلیسیاء میں کوئی ترجمہ کرنے والا نہ ہو۔ پولوس نے انہیں کلیسیاء میں خاموش رہنے کے لیے نہیں کہا اور یہی ہدایت اس نے عورتوں کو بھی دی۔ (۱۔ کرنتھیوں ۱۴: ۳۴-۳۵)

چنانچہ ہم پولوس کے کہے ہوئے الفاظ کا اس طرح ترجمہ کیوں کرتے ہیں کہ عورتیں کلیسیاء میں مکمل طور پر خاموش رہیں۔ اور بیگانہ زبان بولنے والے بھی مکمل طور پر خاموش رہیں۔ جبکہ اس کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ عبادت کے خاص لمحات میں خاموش رہیں۔

آخر میں یہ بات ذہن میں رکھیں کہ پولوس زیر بحث عبارت میں تمام عورتوں کو مخاطب نہیں کر رہا۔ اس کے یہ الفاظ صرف شادی شدہ عورتوں پر لاگو ہیں۔ کیونکہ جو اس نے ان کو ہدایت کی کہ وہ گھروں میں اپنے مردوں سے پوچھیں اگر ان کے ذہن میں کوئی سوال ہو۔ شاید اس مسئلہ کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ شادی شدہ عورتیں اپنے مردوں کے علاوہ دوسرے مردوں سے سوالات کرتی تھیں۔ اس طرح کا ماحول یقینی طور پر غیر مہذب تصور کیا جاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ یہ عورتوں کے اپنے خاندانوں کی عزت نہ کرنے کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ اگر پولوس اس مشکل کو بیان کر رہا تھا۔ تو اس نے کیوں اس حقیقت پر اپنی رائے دی کہ عورتوں کو اپنے مردوں کے تابع ہونا چاہیے جیسا کہ پیدائش کے ابتدائی صفحات میں شریعت اس کو ظاہر کرتی

خلاصہ

اگر پولوس ۱-کرنٹھیوں ۱۴:۳۳-۳۵ میں عورتوں کو خاموش رہنے کی ہدایت دے رہا ہے، تو وہ صرف شادی شدہ عورتوں کو مخاطب کر رہا ہے۔ وہ سوالات پوچھنے کے لیے مناسب وقت تک خاموش رہیں یا ایسا طریقہ اپنانے سے پرہیز کریں جو ان کے خاندانوں کے لیے ناقابل عزت ہو، ورنہ وہ دعا کر سکتی ہیں نبوت کر سکتی اور بول بھی سکتی ہیں

مشکل پیدا کرنے والی دیگر عبارت

The Other Problem Passages

آخر میں ہم مشکل پیدا کرنے والی دوسری عبارت پر غور کرتے ہیں۔ جو پولوس رسول کے تیمتھیس کے نام پہلے خط میں پائی جاتی ہے۔

”عورت کو چپ چاپ کمال تا بعداری سے سیکھنا چاہیے۔ اور میں اجازت نہیں دیتا کہ عورت سکھائے یا مرد پر حکم چلائے بلکہ چپ چاپ رہے کیونکہ پہلے آدم بنایا گیا۔ اس کے بعد حوا۔ اور آدم نے فریب نہیں کھایا بلکہ عورت فریب کھا کر گناہ میں پڑ گئی۔“ (۱-تیمتھیس ۱۱:۲-۱۴)

پولوس یقینی طور پر چاروں نبیہ مزمزم، دیورہ، غلدہ اور تنہا کو جانتا تھا۔ جنہوں نے خدا کے حکم پر مردوں اور عورتوں کو اس کی مرضی کے موافق تعلیم دی۔ وہ یقینی طور پر جانتا تھا کہ دیورہ اسرائیل پر قاضی تھی اور اس نے کچھ حد تک مردوں اور عورتوں پر حکمرانی کی۔ اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ خدا نے عید پنگلوست کے دن اپنے روح کو نازل کر کے یواہل نبی کی اس نبوت کو پورا کیا کہ خدا آخری دنوں میں اپنے روح کو نازل کریگا تا کہ بیٹے اور بیٹیاں نبوت کریں۔ یقینی طور پر وہ یہ بھی جانتا تھا کہ یسوع مسیح نے چند عورتوں کو حکم دیا کہ وہ اس کے ساتھی رسولوں کو اس کے جی اٹھنے کی خبر دیں۔ وہ اپنے ان الفاظ کو بھی جانتا تھا جو اس نے عورتوں کے بارے کلیسیاء میں دعا کرنے اور نبوت کرنے کے بارے کرنٹھیوں کی کلیسیاء کو لکھے تھے۔ یقینی طور پر اسے یہ بھی یاد آیا ہوگا کہ اس نے کرنٹھیوں کو بتایا تھا کہ ان میں سے کوئی ایک بھی روح القدس سے تعلیم حاصل کر سکتا ہے تاکہ وہ اس کو مسیح کے بدن یعنی کلیسیاء کو بتائے۔ (۱-کرنٹھیوں ۱۴:۲۶) جب اس نے تیمتھیس کو یہ الفاظ لکھے تو وہ کس چیز کو بیان کرنا چاہتا تھا؟

یہ بات غور طلب ہے کہ پولوس کی درخواست پیدائش کے دو حقائق سے جڑی ہوئی ہے۔ اور یہی اس کی ہدایت کی بنیاد ہے۔

(۱) آدم، حوا سے پہلے بنایا گیا

(۲) آدم نے نہیں بلکہ حوا نے فریب کھایا اور گناہ میں پڑ گئی۔

اول حقیقت خاوند اور بیوی کے درمیان مناسب تعلق کو قائم کرتی ہے۔ تخلیق کے قانون کے مطابق خاوند سر ہے اور اس بات

کی تعلیم پولوس ہر جگہ دیتا پھرا (انسویوں ۵: ۲۳-۲۴، ۱- کرنتھیوں ۱۱: ۳) دوسری بات جس کا پولوس نے ذکر کیا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عورت کو مرد کی نسبت زیادہ آسانی سے فریب دیا جاسکتا ہے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ دونوں کو فریب دینا آسان کام نہیں۔

درحقیقت مسیح کی کلیسیاء میں مردوں کی نسبت عورتیں زیادہ ہیں جبکہ دوسری بات یہ ظاہر کرتی ہے کہ جب خاندان میں خدا کی منسوب کردہ ترتیب سے لاپرواہی کی جاتی ہے تو اس سے شیطان دوبارہ سے داخل ہو سکتا ہے۔ انسانیت کی سب سے بڑی مشکل اس وقت شروع ہوئی۔ جب باغ عدن میں خاندان اور بیوی کے درمیان تعلق میں بے ترتیبی ہوئی، آدم کی بیوی نے خود کو اپنے شوہر کے تابع نہ کیا۔ آدم نے اپنی بیوی کو اُس پھل کے بارے دی گئی ہدایات بتائیں جسے کھانے سے انہیں منع کیا گیا تھا (پیدائش ۱۶: ۳، ۱۷: ۳-۲) پھر بھی ان ہدایات پر عمل کرنے کی بجائے حوائے ان کو نظر انداز کیا۔ ایک طرف دیکھا جائے تو اس نے آدم پر اختیار چلایا کیونکہ اُس نے اسے وہ پھل کھانے کو دیا جسے کھانے سے خدا نے انہیں منع کیا تھا۔ (پیدائش ۲: ۳) اس معاملے میں ہم دیکھتے ہیں کہ آدم نے حوا کی راہنمائی نہیں کی بلکہ حوائے آدم کی راہنمائی کی۔ اور اس کے نتیجے کے طور پر ان پر مصیبت آئی۔

کلیسیاء خاندان کا ایک نمونہ ہے

The Church-A Model of the Family

کلیسیاء کو چاہئے کہ وہ خدا کے اس نمونے کا مظاہرہ کرے جو خدا نے خاندان کے لئے دیا۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے۔ اس بات کو ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ کلیسیائی تاریخ کے ابتدائی تین سو سالوں میں کلیسیائی جماعتیں چھوٹی چھوٹی تھیں۔ پاسبان یا بزرگ یا نگہبان کو گھرانے کا باپ سمجھا جاتا تھا۔ کلیسیاء کے لیے خدا کا یہ تشکیل ڈھانچہ خاندان سے بہت مشابہت رکھتا ہے۔ درحقیقت کلیسیاء ایک روحانی خاندان ہے اور اس روحانی خاندان پر عورت کی حکمرانی سے بہت غلط فہمیاں جنم لیتی ہیں۔ تصور کریں کہ ایک خاتون پاسبان یا بزرگ یا نگہبان کلیسیائی گھر میں باقائدگی سے تعلیم دیتی ہے۔ اور اُس کا شوہر کمال تا اعداری سے اُس کو سنتا ہے۔ اور خود کو اُس کے ماتحت کر دیتا ہے۔ یہ بات خدا کے اُس نمونے کے خلاف ہے جو اُس نے خاندان کو بنانے کے لئے دیا۔ پس یہ ایک غلط مثال ہے۔ اسی چیز کو پولوس نے اپنے الفاظ میں بیان کیا (۱- تیمتھیس ۳: ۱-۷) میں نگہبان کا عہدہ حاصل کرنے کی شرائط بیان کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک شرط یہ ہے کہ نگہبان کا عہدہ حاصل کرنے کے لیے ایک شخص کا مرد ہونا ضروری ہے۔ یہ بات بھی غور طلب ہے کہ بزرگوں سے یہ امید کی جاتی تھی کہ وہ باقائدگی سے کلیسیاء میں تعلیم دیں (۱- تیمتھیس ۵: ۱۷) پولوس نے کلیسیاء میں مناسب تربیت قائم کرنے کے لیے عورت کو حکم دیا کہ وہ کمال تا اعداری سے ہدایات کو سننے پولوس عورت کو اجازت نہیں دیتا کہ وہ مردوں کو تعلیم دے یا ان پر حکمرانی کرے۔ اس نے کہا عورت کے لیے ایک پاسبان یا بزرگ نگہبان کی خدمات سرانجام دینا نامناسب کام ہے یا شرم کی بات ہے۔

یہ نہیں کہا گیا کہ عورتیں یا بیویاں پاسبان یا بزرگ یا نگہبان نہیں ہو سکتیں۔ یہ بھی نہیں کہا گیا کہ بیوی اپنے شوہر کے تابع رہ کر دعا، نبوت اور خدا سے تعلیم حاصل کر کے اس کو جمع میں بیان نہیں کر سکتی۔ وہ کلیسیاء میں یہ سب کچھ خدا کے الہی نظام کو توڑے بغیر کر سکتی ہے۔ بالکل ایسے ہی جیسے وہ گھر میں خدا کے الہی نظام کو توڑے بغیر کر سکتی ہے۔ عورت کو کلیسیاء میں جو کام کرنے سے منع کیا گیا ہے وہ اس کام سے کچھ زیادہ یا کم نہیں جس کام کو اسے گھر میں کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ یعنی اپنے خاوند پر اختیار نہ چلائے۔

بعد میں آنے والی آیات میں ہم دیکھتے ہیں کہ عورتیں مردوں کی طرح خادم کی خدمات سرانجام دے سکتی ہیں۔ (۱) تیتھیس ۱۲:۳) کلیسیاء میں خادم کے طور پر خدمت کرنے کے لئے مرد اور عورت کے درمیان خدا کے الہی نظام کو توڑنے کی ضرورت نہیں۔

۱۔ تیتھیس ۱۱:۲ میں بیان کئے گئے پولوس کے الفاظ کو کتاب مقدس کی باقی تعلیم سے ہم آہنگ کرنے کا صرف یہی ایک طریقہ ہے۔ کتاب مقدس میں بیان کیے گئے دوسرے تمام واقعات میں ہم دیکھتے ہیں کہ خدا نے جن عورتوں کو استعمال کیا ان میں سے کسی نے بھی خاندان کے لیے نمونے کے طور پر خدمت نہیں کی جیسا کہ کلیسیاء میں کیا جاتا ہے اور اس طرح کسی نے بھی خدا کے الہی نظام کی خلاف ورزی نہ کی۔ ان میں سے ہم کسی میں بھی ایسا غیر مناسب نمونہ نہیں دیکھتے کہ انہوں نے اپنے شوہروں پر حکمرانی کی ہو۔ ایک بار پھر ہم ایک ایسی جماعت کی تصویر کشی کرتے ہیں جس میں کئی خاندان جمع ہوتے ہیں اور ایک بیوی انہیں تعلیم دے رہی ہے اور ان کی نگہبانی کر رہی ہے جبکہ خاوند کمال تابعداری سے اس کی راہنمائی میں خاموش بیٹھے ہیں۔ یہ وہ چیز ہے جو خدا نہیں چاہتا کیونکہ یہ خدا کے اس نمونے کے خلاف ہے جو اس نے خاندان کے لیے دیا۔ تاہم دبورہ کا اسرائیل میں قاضی ہونا، حناہ کا آدمیوں کو مسیح کے بارے بتانا، مریم اور اس کی ساتھی عورتوں کا رسولوں کو مسیح کے جی اٹھنے کے بارے بتانا کسی بھی لحاظ سے خدا کے الہامی نظام کے خلاف نہ تھا کلیسیاء کے مجمع کی صورت میں بائبلنگی ہونا ایک مثالی نمونہ ہے۔ لیکن اگر اس میں عورت یا بیوی خاوندوں پر اختیار چلائے اور آدمیوں یا شوہروں کو تعلیم دے تو یہ بات خدا کے الہی نظام کے خلاف ہے۔

حاصل کلام

In Conclusion

اگر ہم صرف اپنے آپ سے سوال کریں۔ کیا عورتوں کا خدمت میں کام کرنا اور خدا کی دی ہوئی نعمتوں کو استعمال کرنا بنیادی طور پر غلط ہے؟ کیا یہ اخلاقی اقدار کی خلاف ورزی ہے؟ تو پھر ہم جاننے ہیں کہ اصولوں کی خلاف ورزی اس صورت میں ممکن ہے کہ اگر عورت کی خدمت کسی حد تک خدا کے اس نظام کی خلاف ورزی کرے۔ جو اس نے مرد اور عورت، خاوند اور بیوی کے درمیان قائم کیا۔ زیر بحث مشکل پیدا کرنے والی دونوں عبارتوں میں پولوس شادی میں خدا کی نظام کو قائم رکھنے کی درخواست

کرتا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ عورتیں خدمت میں کچھ حد تک پابند ہیں۔ خدا بہت سارے دوسرے طریقوں سے عورتوں کو اپنے جلال کے لیے استعمال کرنا چاہتا ہے۔ وہ ایسا ہزاروں سال سے کر رہا ہے۔ کتاب مقدس عورتوں کے بہت سارے مثبت کاموں کے بارے بتاتی ہے۔ جو انہوں نے خدا کی بادشاہی کو قائم کرنے کے لئے کئے۔ ان میں سے چند ایک کا ذکر ہم پہلے ہی کر چکے ہیں۔ ہمیں اس بات کو نہیں بھولنا چاہیے کہ یسوع مسیح کی ٹیم میں بھی عورتیں تھیں۔ (یوحنا ۱۱: ۵) اور ان عورتوں نے یسوع مسیح کی خدمت میں مالی طور پر مدد کی۔ (لوقا ۸: ۳۱)

ایک سامری عورت جو کنوئیں پر یسوع مسیح سے ملی تھی۔ اس نے اپنے گاؤں کے لوگوں کو مسیح کے بارے بتایا اور ان میں سے بہترے اُس پر ایمان لائے۔ (یوحنا ۴: ۲۸-۳۰، ۳۹) تینچنانامی ایک شاگردہ کے بارے کہا جاتا ہے کہ وہ بہت ہی نیک کام اور خیرات کیا کرتی تھی۔ (اعمال ۹: ۳۶)

وہ ایک عورت ہی تھی جس نے یسوع کے بدن پر دفن ہونے سے پہلے عطر ملا تھا۔ اور یسوع مسیح نے اسے ایسا کرنے کا حکم دیا جب کچھ آدمی شکایت کر رہے تھے۔ (مرقس ۱۴: ۳-۹)

آخر میں بائبل مقدس میں بیان ہے کہ وہ عورتیں ہی تھیں جو یسوع مسیح کے لئے روتی تھیں۔ جب وہ صلیب اٹھائے یروشلیم کی گلیوں میں سے گزر رہا تھا۔ یہ بات کسی آدمی کے بارے نہیں کہی گئی یہ مثالیں دوسری بہت سی عورتوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں کہ وہ انہیں اور خدمات کو سرانجام دیں جن کا خدا نے انہیں حکم دیا ہے۔ ہم سب کو ان کی ضرورت ہے۔